

6194 - کیا نشئی گاہکوں کو اشیاء فروخت کرنا جائز ہے

سوال

میرے والد صاحب کا جنرل سٹور ہے، اور بعض اوقات وہاں نشہ میں دھت گاہک آتے ہیں، تو کیا اس طرح کے گاہکوں سے ہم لین دین کر سکتے ہیں؟ اور اگر جائز ہے تو کیا ان سے اور کے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی بیئر کی بوتلوں سے جن سے وہ شراب پی رہے ہوتے ہیں آنے والی شراب کی بو سونگنے کی بنا پر ہمارا وضوء ٹوٹ جائے گا؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

ہم نے مندرجہ ذیل سول فضیلة الشيخ محمد بن صالح عثيمين رحمہ اللہ تعالیٰ کے سامنے رکھا:

یورپی ممالک میں ایک جنرل سٹور والے شخص کے پاس نشئی عیسائی یا نشہ میں دھت چکراتے ہوئے لوگ مباح اشیاء خریدنے آتے ہیں تو کیا انہیں اشیاء فروخت کرنا جائز ہے؟

توشیح رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا:

جی ہاں جبکہ وہ عیسائی ہوں؟

سوال:؟

کیوں؟

جواب:

اس لیے جائز ہے کہ عیسائی شراب کے حلال ہونے کا اعتقاد رکھتے ہیں.

سوال:؟

ہمیں اس میں یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ عقد کا ایک فریق اپنی عقل میں نہیں (یعنی عاقل نہیں)

جواب:

کیا وہ خریداری کرنا نہیں جانتا؟

سوال:؟

نشئی کی کئی ایک حالتیں ہیں: بعض اوقات وہ خریداری کرنے کے قابل ہوتا اور بعض اوقات خریداری کرنے کے قابل نہیں ہوتا؟

جواب:؟

جب وہ اس حالت میں ہوں کہ انہیں کوئی علم تو اس کے ساتھ لین دین کرنا جائز نہیں۔

سوال:؟

لیکن جب نشئی یہ جانتا ہو کہ وہ کیا کر رہا ہے تو؟

جواب:

تو اس میں کوئی حرج نہیں، جیسا کہ آیت کریمہ میں ہے کہ:

تم نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ حتیٰ کہ تمہیں علم ہو کہ تم کیا کہہ رہے ہو .

واللہ اعلم .